اشاعت السنہ

محمد حسین بٹالوی وہابی

براہین احمدیہ پر ریویو

جلد 7 نمبر 6، 7، 8 جون، جولائی، اگست

1884

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

توجہ فرمائیں!

خـتم نبوت ڈاٹ آرگ پر دستیاب تمام پی ڈی ایف کتب عام قارئین کے مطالعہ وتحقیق کے لیے ہیں۔

تنبیہ

- کسی کتاب کو تجارتی نفع کے لیے استعمال کرنا اخلاقاً شرعاً قانوناً جرم ہے۔
- عقیدہ ختم نبوت وتقابل ادیان پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر اشاعتِ اسلام میں بھرپور شرکت اختیار کریں۔

کتاب کے مندرجات کے متعلقہ مزید تحقیق و آراء کے لیے ختم نبوت فورم کی آفیشل ویب سائٹ پر رابطہ کریں۔ختم نبوت فورم سوشل میڈیا پر عقیدہ ختمِ نبوت ورد قادیانیت پر روز وشب کوشاں ہے،فورم کے ساتھ آپ کی مالی جانی وقتی معاونت اللہ کی بارگاہ میں عظیم نیکی ہے اللہ پاک اخلاص کے ساتھ دین متین کی خدمت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے آمین

منتظم اعلیٰ ختم نبوت فورم

مفتی سید مبشر رضا قادری

+92-3247448814

www.khatmenbuwat.org

اشاعۃ السنۃ

نمبر ۶، ۷، ۸، ۹ — جلد (۷)

بابت ماہ شعبان و رمضان و شوال سنہ ۱۳۰۱ ہجری مطابق جون جولائی اگست سنہ ۱۸۸۴ء

قیمت رسالہ ضمیمہ بدستور یعنی نوابوں و رئیسوں سے سالانہ عہ گورنمنٹ اور عام اغنیا سے صہ متوسط الحال سے ... کم وسعت لوگوں سے ۱۲ بے وسعت اہل علم سے جو اسکی اشاعت کریں دعاء خیر۔

خط و کتابت و ارسال زر مہتمم کے پورے نام و خطاب سے حسب نشان ذیل تا اطلاع ثانی ہونا چاہئے اور بجز اسکے بیرنگ ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی اور کوئی نہو ورنہ مہتمم ذمہ وار نہ ہوگا۔ ابو سعید محمد حسین۔ مہتمم اشاعۃ السنہ بٹالہ ضلع گورداسپور

اشتہار واجب الاظہار

ایک شخص فیض الحق نامی پست قامت پیوستہ ابرو۔ گربہ چشم۔ گندم گون۔ عرصہ دو سال سے ہندوستان و پنجاب کے اکثر شہروں میں ہمارا رشتہ دار بتاکر ہمارے نام کے جعلی خطوط دکھاکر لوگوں کو دھوکہ دے رہا ہے۔ پہلے تو وہ قیمت اشاعۃ السنہ لوگوں سے وصول کرتا رہا جسکا انسداد کرنے کے لئے اشاعۃ السنہ سنہ ۱۸۸۳ کے نمبر ۲ کے معمولی اشتہار میں مجملاً بلا ذکر نام اسکا حال جتایا گیا تھا اور اسکے بعد ہمیشہ اسی اشتہار میں اسکے خیال سے یہ فقرہ لکھا جاتا ہے کہ "ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی کے کسی اور سبیل سے نہو"۔ آب اسنے اپنے ہاتھ کو اور پھیلایا ہے اور خریداران اشاعۃ السنہ کے علاوہ عام لوگوں کا مال مارنا شروع کر دیا ہے۔ بہت لوگوں سے ہمارا نام لیکر قرض اٹھایا اور ادا نہیں کیا کسی سے کچھ مدرسہ کے نام سے لیا تو اسکا بھی پتا نہیں ہے۔ بہت جگہ ہمارے نام کے جعلی خطوط متضمن سفارش اور جعلی فہرستیں چندہ بنا مسجد دکھاکر روپیہ وصول کرتا رہا۔ بعض جگہ سے دوسرے کے نام کا روپیہ جعلی دستخط و رسید دیکر وصول کر لیا۔ لہذا محض حسبۃً للہ لوگوں کے اموال و حقوق کی حفاظت کی نظر سے بہ تصریح اسکے نام و حلیہ کے یہہ اشتہار جاری کیا گیا ہے۔ احباب و اخوان اسکے شر سے بچیں۔ ہمارے نام و لحاظ سے اسکے دہوکہ میں نہ آجائیں بلکہ ہمارا نام لیکر ہمارا رشتہ جتاکر ہمارا خط دکہاکر جو کوئی کسی سے کچھ مانگے کسی نام یا کسی صورت کا ہو اسکا اعتبار نکریں اور یہہ سمجھ رکھیں کہ اس مضمون کے خطوط لکھنے کی ہماری عادت نہیں۔ رہا معاملہ لین دین متعلق اشاعۃ السنہ سو بجز ڈاک سرکاری یا مقررہ اشخاص کے نہ ہو۔ جو شخص اپنا روپیہ بجز اشخاص مقررہ کسی کے ہاتھ میں دیگا وہ اپنے روپیہ کا خود ذمہ وار ہوگا۔

ابو سعید محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنہ

براہین احمدیہ

پر

ریویو

اس کتاب کے چار حصہ طبع ہوکر ہماری نظر سے گذرے ہین ہم **قبل** اسکے کہ اس پر رائے زنی کرین اسکے اکثر مطالب کی **تلخیص** مناسب سمجھتے مین تا کہ بحکم مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید اس کتاب کی خوبی خود اسی سے ظاہر ہو اور جو کچھہ ہم اسکی نسبت کہین اسمین کسی کو مبالغہ کا گمان نہ ہو۔

اسکے **حصہ اول** مین تو صرف سبب تالیف بیان ہوا ہی اور اس کتاب کے جواب پر دس ہزار روپیہ انعام دینے کا اشتہار بقلم جلی درج کیا گیا ہی۔ اس اشتہار کی نسبت ہم یہہ اسے ظاہر کرتے ہین کہ یہہ مولف کی کمال ثابت قدمی اور عالی ہمتی پر دلیل ہے اور مخالفین اسلام پر خدا تعالی کی جانب سے کامل حجت قایم ہوئی ہی اس اشتہار پر بھی کسی نے اسکے جواب مین قلم نہ اُٹھایا تو اس سے کس و ناکس کو اس بات کا یقین حاصل ہونا لازم ہے کہ مخالفین اسلام سے کسیکو اپنے مذہب کی سچائی کا کامل یقین نہین ہی جو ہے تقلیدی اعتقاد ہے جسپر اونکے علم و خیال مین ایسے دلایل قایم نہین ہین جیسے کہ اسلام کی سچائی پر دلایل قایم ہین اس صورت مین انکا اسلام سے انکار انصاف و فتوت کے خلاف ہی۔

تلخیص مطالب حصہ دوم

اس **حصہ دوم** مین ایک مقدمہ ہے جسمین **امور ذیل** کا اظہار ہے

امر اول مذہب مخالفین اسلام سے تعرض اس کتاب کا اصلی مقصد نہین ہی اصل مقصد کتاب اثبات حقانیت قران و نبوت محمدیہ ہی چونکہ اس مقصد کا اثبات اعتقادات و اعتراضات مذاہب غیر کے ذکر و جواب پر موقوف ہی لہذا بحکم ضرورت ان مذاہب سے

غرض ہو ہے۔

اس امر اول کے ذیل مین چار حاشیہ بیان ہوی ہین حاشیہ نمبر ا مین فرقہ آریہ کے غلط عقاید کا بیان ہے۔ حاشیہ نمبر ۲ مین قرآن شریف کا سب کتب الہامی سے افضل اور اکمل ہونا۔ حاشیہ نمبر ۳ مین عقاید خلاف عقل کا سچا نہ ہونا۔ حاشیہ نمبر ۴ مین صرف عقل کا ادراک عقاید حقہ کے لئے کافی نہ ہونا اور مدد الہام کا محتاج ہونا۔

امر دوم۔ اس کتاب کے جواب لکھنے کی اس شرط کا بیان کہ دلایل کتاب کو بتامہا نقل کر کے اسکا جواب دین اور برہم سماج اور مدعیان پیروی الہامی کتب کو امر جواب کی طرز کی ہدایت۔

امر سوم۔ جو دلایل اس کتاب مین بیان ہوی ہین وہ قران سی ماخوذ ہین۔ مخالفین بہی جو دلایل پیش کرین اپنی کتاب سی نکالین اپنی طرف سی نکالکر پیش کرینگی تو وہ دلایل انکی خیالی نکات بعد الوقوع قرار دئی جاوین گے انکی کتاب کے مصدق نہ سمجھو جاینگے۔ اس امر کے ذیل مین ایک حاشیہ نمبر ۵ مرقوم ہی جسین اس امر (سوم) کا عقلی ثبوت دیا گیا ہی۔

امر چہارم اس کتاب مین کسیکے اکابر مذہب کی نسبت کوئی لفظ خلاف تہذیب نہین لکھا گیا۔ مخالفین بہی اس امر کی رعایت کرین۔ پنڈت دیانند پیشوای آریہ کی طرح انبیا کی جناب مین بے ادبی و گستاخی سی پیش نہ آوین۔

اسکے ضمن مین پنڈت دیانند کی زیادتیون اور بدگوئیون کا بیان ہی اور انکی عقاید باطلہ کی تفصیل۔

اس امر (چہارم) کے ذیل مین نمبر ۶ سے ۱۰ تک حواشی مرقوم ہین حاشیہ نمبر ۶ مین عیسائیون کی زیادتیون اور بے تہذیبیون کا ذکر ہی اور حاشیہ نمبر ۷ مین آریہ کی بد ظنی کا ذکر اور حسن ظن کی ضرورت کا ثبوت اور حاشیہ نمبر ۸ مین چارون وید کے بے اعتبار ہونے کا ثبوت اور حاشیہ نمبر ۹ مین آنحضرت کی خاتم الرسل

ہونے کا بیان اور اس اعتراض کا جواب کہ وحی کا فیض بند کیون ہوگیا اور حاشیہ نمبر ۱۰ مین نزول قرآن کی ضرورت کا ثبوت اور اسمین پادریون کی شبہات کا جواب -

اس حصہ کے اخیر مین اس کتاب کے فواید حسب تفصیل ذیل بیان ہوی ہین -
(۱) یہہ کتاب جملہ مہمات دینیہ پر مشتمل ہے (۲) اسمین تین سو دلایل حقانیت اسلام مذکور ہین (۳) اس مین یہودی عیسائی مجوسی آریہ برہمو بت پرست دہریہ عقلیہ اباحتی لامذہب سب کے شبہات کا جواب ہی - (۴) اس کتاب مین مخالفین کے اصول مذہب پر عقلی طور پر بحث و نکتہ چینی کی گئی ہے - (۵) اس کتاب مین اسرار و معارف قرآن شریف بیان کئی گئے ہین جنکی نظر سی یہہ کتاب بمنزلہ ایک تفسیر کے ہی (۶) اس مین دلایل عقلیہ صحیحہ سی استدلال کیا گیا ہی جس سی ناظرین کی قوت فکریہ کو ترقی متصور ہی -

تلخیص مطالب حصہ سوم

حصہ سوم مین پہلی فصل کتاب کا آغاز ہی جسمین قرآن شریف کی افضلیت اور حقانیت پر بیرونی اور اندرونی شہادتون کا بیان مقصود ہی - اس مقصود سی پہلے چند تمہیدات کی ضمن مین چند ایسے مقدمات کا بیان ہی جنکا بیان مولف نی قبل مقصود ضروری سمجھا - **تمہید** اول مین شہادت بیرونی اور اندرونی کی تشریح ہی کیونی سی وہ واقعاتِ خارجی مراد ہین جنکی نظر سی اس کتاب کا منجانب اللہ ہونا ثابت ہوتا ہی اور اندرونی سی اس کتاب کے ذاتی کمالات اور عمدہ تعلیمات -

تمہید دوم مین بیرونی شہادتون کے چار ماخذون کی تشریح ہے -
(۱) وہ امور خارجی جو محتاج اصلاح تھے - (جیسے کفر وغیرہ اعمال بد) -
(۲) وہ امور خارجی جو تکمیل کے محتاج تھی - (جیسے تعلیمات کتب الہامیہ سابقہ جو زمانہ مابعد*

---

* زمانہ مابعد کی قید اسلئے لگائی گئی ہے کہ اپنے زمانہ مین وہ تعلیمات ہی کمل تہین گو زمانہ مابعد مین وہ ناقص معلوم ہونے لگین یہہ اسلئے کہا گیا ہی کہ اسکی تعلیمات کو نفسہا ناقص فرض کرنے سے اسکے منزل پر

کی نسبت ناقص وغیرہ مکمل نظر آتی ہین -

(۳) امور قدرتیہ جو بغیر وسیلہ انسانی تدبیرون کے خدا کی طرف سے پیدا ہوئی ہون -

(۴) امور غیبیہ جو ایسے شخص سے ظاہر ہون جسکی طاقت سے انکا ظاہر ہونا عادۃً محال ہو (جیسے کسی اَن پڑہ کا اشارات حکمیہ و دقایق فلسفیہ کو بیان کرنا)

تمہید سوم مین اس امر کا بیان ہے کہ جو چیز محض خدا کی قدرت سے بلا وساطت انسانی تدبیر کے ہوئی ہو اوسکا بےمثل اور ایجادات مخلوق سے بالاتر ہونا ضروری ہے اوسکی تمثیل مین مولف نے کتب الہامی کو پیش کیا ہے اور اچھی تفصیل سے ثابت کر دیا ہے کہ کتاب الہامی کا بےمثل ہونا ضروری ہے اور اسکے بےمثل ہونے سے اوسکا منجانب اللہ ہونا ثابت ہوتا ہے اس تفصیل کے ضمن مین **مخالفون** کے **اعتراضات** ذیل کا کافی جواب دیا ہے -

(۱) بہت سے کلام انسانی ایسے موجود ہین جنکی مثل آجتک دوسرا کلام نہین ہوا (جیسے گلستان سعدی و تفسیر بےنقط فیضی) پہر کسی کلام کے بےمثل ہونے سے اسکا منجانب اللہ ہونا کہان ثابت ہوتا ہے -

(۲) عربی نہ جاننے والون کو قران مجید کا بےمثل ہونا کہان ثابت ہوتا ہے -

اس تمہید (سوم) کی تائید مین حاشیہ نمبر ۱۱ مرقوم ہے جو حصہ سوم اور حصہ چہارم کتاب کے چار سو ستر ان صفحہ مین لکہا گیا ہے اور ہنوز پورا نہین ہوا - اس حاشیہ کے چار حاشیہ در حاشیہ مین جو منجملہ ۱۸۱ صفحہ ۹۴ صفحہ مین اس حاشیہ کے شریک ہین اس حاشیہ اور اوسکے حواشی کے سبہی مطالب کی تلخیص کی ہمارے رسالہ مین گنجایش نہین مگر ہم بحکم **مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ** بعض مطالب کی تلخیص ناظرین کی تشویق کے لئے بقید صفحہ کتاب قلم مین لاتے ہین -

---

* نقصان کا الزام علیہ ہوتا ہے تعالی اللہ عن ذالک علوا کبیرا اسکی تفصیل اور اسپر دلیل کا کوئی طالب ہو تو وہ اشاعۃ السنہ نمبر ۸ جلد ۶ کا صفحہ ۲۲ ملاحظہ کرے مولف کی کلام مین گو یہ قید اس مقام مین پائی نہین گئی مگر انکا حاشیہ نمبر ۲ اس قید کی طرف مشعر ہے -

تلخیص مطالب حاشیہ نمبر ۱۱ مندرجہ صفحہ سوم کتاب.

* یہہ نمبر صفحات حاشیہ مین جو متن کے بعد خط فاصل دیکر لکھا گیا ہے۔ ۱۲

‡ ۱۹۱ برہم سماج کے اعتراض ششم کا کہ "قانون قدرت جو کبھی بند نہیں ہوتا رہنما ہے نہ الہام جسکا دروازہ کبھی کبھی کھلتا ہے" جواب

۱۹۹ ناظرین قانون قدرت کا شرک سے نہ بچنا-

۲۰۳ انکے اعتراض ہفتم کا کہ "کسی کتاب کی تمام صداقتیں ختم نہیں ہو سکتیں" جواب

۲۰۸ انکے اعتراض ہشتم کا کہ "انسان کا خدا سے ہمکلام ہونا بے ادبی ہے" جواب

۲۱۰ انکے اعتراض نہم (جسمین نیچری بہی انکے شریک ہین) کہ "آسمان سے کلام خدا کا نازل ہونا نامتصور ہے اور الہام ان خیالات سے بڑہکر نہیں جو عقلمندونکے دل سے اوٹہتے ہین" جواب

اس جواب کے ضمن مین کئی اور مطالب بیان ہوے ہین اور کئی اعتراضون کے جوابات ادا ہوے ہین

۲۱۱، ۲۱۵ و ۲۱۶، ۲۱۸ و ۲۱۹ (۱) صاحب الہام پر امور غیبیہ منکشف ہوتے ہین- (۲) مولف کا دعوی کہ جسکو الہام مین شک ہو ہم اسکو مشاہدہ کرا دیتے ہین بشرط صدق- (۳) بجز پیروان قران کسی عیسائی یہودی آریہ برہمو کو یہہ الہام نہیں ہوتا- (۴) اس اعتراض کا کہ "بعض امور غیبیہ نجومی رمال بیرنرم بہی بتاتے ہین" جواب (۵) قران شریف کی چند پیشین گوئیان متضمن امور غیبیہ- (۶) اس اعتراض کا کہ "انبیا تکلیف مین کیون رہے" جواب

۲۶۳ برہم سماج کے اعتراض دہم کا کہ "اعتقاد الہام ترقی فکر و عقل سے مانع ہے" جواب

تلخیص مطالب حواشی حاشیہ نمبر ۱۱ مندرجہ حصہ سوم کتاب

اس حصہ مین حاشیہ نمبر ۱۱ کی دو حاشیہ مندرج ہین حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱ و ۲-

* ۲۱۷ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱ مین مولوی ابو عبد اللہ غلام علی قصوری صاحب کے انکار الہام اولیاء اللہ کا جواب ہے-

۲۲۳ الہام اولیاء کے پانچ صورتون مین سے پہلی صورت- حالت غنودگی مین

* یہہ نمبر صفحات حاشیہ در حاشیہ مین جو حاشیہ کے بعد خط فاصل دیکر لکھا گیا-

‡ یہ نمبر صفحات حاشیہ میں جو متن کے بعد خط فاصل دیکر لکھا ہے-

۱ یہ نمبر صفحات حاشیہ میں جو متن کے بعد خط فاصل دیکر لکھا ہی-

تلخیص مطالب حصہ چہارم کتاب

حصہ چہارم مین فصل اول کا تتمہ ہے اور تمہید سوم کا تکملہ اور تمہید سوم کی متعلق اعتراضات مخالفین (جنمین دو اعتراض حصہ سوم مین منقول ہوچکے ہین) کا بقیہ جوابات۔

* یہہ نمبر صفحات حاشیہ در حاشیہ مین جو حاشیہ کے نیچے خط فاصل کے نیچے ہے۔

+ یہہ نمبر صفحات متن مین جو حاشیہ کے اوپر ہے۔

ان تمہیدات ہشتگانہ کی بعد اس حصہ (چہارم) مین فصل اول کے پہلے باب کا آغاز ہی جسمین قران شریف کی حقانیت پر بیرونی شہادتون کا بیان ہی از انجملہ پہلے دلیل (یا شہادت) کے بیانمین چند ایات قرانی کا ذکر ہی جنکا یہہ مضمون ہی کہ دنیا مین کفر وغیرہ برائیان عام تمام ہو رہی تہین اسلئے اور اس حالت مین خدا نے رسول بہیجا -

*: یہہ نمبر صفحات متن ہین

یہہ اس حصہ کے مطالب متن کا خلاصہ ہے اب اس حصہ کے حاشیہ نمبر ۱۱ اور اُسکے حواشی کا خلاصہ بیان کیا جاتا ہے۔

خلاصہ مطالب بقیہ حاشیہ نمبر ۱۱ مندرجہ حصہ چہارم کتاب

---

* یہہ نمبر صفحات حاشیہ ہین جو متن کے متصل خط فاصل کہینچکر لکھا گیا۔

* دیکھو نوٹ صفحہ گذشتہ

خلاصہ مطالب حواشی حاشیہ نمبر ۱۱ مندرجہ حصہ چہارم کتاب

اس حصہ چہارم مین حاشیہ نمبر ۱۱ کے حاشیہ در حاشیہ نمبر ۲ کا بقیہ ہے اور دو حاشیہ در حاشیہ اَوْر ہین نمبر ۳ و ۴۔

بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۲ کا خلاصہ

خلاصہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳

*: یہ نمبر صفحات حاشیہ در حاشیہ مین جو حاشیہ کے متصل خط خاص دیکر لکھا گیا ہے۔

خلاصہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴

یہہ اس کتاب کا خلاصہ مطالب ہے اب ہم اس پر اپنی رای نہایت مختصر اور بے مبالغہ الفاظ مین ظاہر کرتے ہین۔ ہماری رای مین یہہ کتاب اس زمانہ مین اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جسکی نظیر آجتک اسلام مین تالیف نہین ہوئی۔ اور آیندہ کی خبر نہین۔ لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا۔ اور اسکا مولف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت مین ایسا ثابت قدم نکلا ہے جسکی نظیر پہلے مسلمانون مین بہت ہی کم پائی گئی ہے۔ ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہمکو کم سے کم ایک ایسی کتاب بتا دے جسمین جملہ فرقہ ہای مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ و برہم سماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو۔ اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کے نشان دہی کرے جنہون نے اسلام کی نصرت مالی و جانی و قلمی و لسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بھی بیڑا اٹھا لیا ہو اور مخالفین اسلام اور منکرین الہام کے مقابلہ مین مردانہ تحدی کے ساتھ یہہ دعوی کیا ہو کہ جسکو وجود الہام کا شک ہو وہ ہمارے پاس

آگر اسکا تجربہ و مشاہدہ کرلے اور اس تجربہ و مشاہدہ کا اقوام غیر کو مزہ بھی چکہا دیا ہو۔
مگر افسوس صد افسوس سب سے پہلے اس کتاب کی خوبی و حجت اسلام نفع رسانی سے بعض مسلمانون ہی نے + انکار ✻ کیا ہے اور بر طبق **اتجعلون رزقکم انکم تکذبون** اس احسان مولف کے مقابلہ مین کفران کرکے دکہا دیا۔
انکے اس انکار و کفران کا مورد و موجب مولف کتاب کے وہی الہامات ہین جو اس کتاب

\+ امرتسر و لودیانہ وغیرہ کے ساکنین۔

✻ **نوٹ۔ لایق توجہ گورنمنٹ**۔ اس انکار و کفران پر باعث **لودیانہ** کے بعض مسلمانون کو تو صرف حسد و عداوت ہے۔ جسکے ظاہری دو سبب ہین۔ ایک یہہ کہ اونکو اپنی جہالت (نہ اسلام کی ہدایت) سے گورنمنٹ انگلشیہ سے جہاد و بغاوت کا اعتقاد ہے۔ اور اس کتاب مین اس گورنمنٹ سے جہاد و بغاوت کو ناجایز لکہا ہے۔ لہذا وہ لوگ اس کتاب کے مولف کو منکر جہاد سمجہتے ہین اور از راہ تعصب و جہالت اسکے بغض و مخالفت کو اپنا مذہبی فرض خیال کرتے ہین مگر چونکہ وہ گورنمنٹ کے سیف و اقبال کے خوف سے علانیہ طور پر اونکو منکر جہاد نہین کہہ سکتے اور عام مسلمانون کے روبرو اس وجہ سے انکو کافر بنا سکتے ہین لہذا وہ اس وجہ کفر کو دل مین کہتے ہین۔ اور بجز خاص اشخاص (جنسے ہمکو یہہ خبر پہنچی ہے) کسی پر ظاہر نہین کرتے اور اسکا اظہار دوسرے لباس و پیرایہ مین کرتے اور یہہ کہتے ہین کہ **براہین احمدیہ** مین فلان فلان امور کفریہ (دعوی نبوت اور نزول قرآن اور تحریف آیات قرآنیہ پائی جاتی ہین) اسلئے اسکا مولف کافر ہے۔
موقع جلسہ دستار بندی دیوبند پر یہہ حضرات بہی وہان پہونچے۔ اور اپنی فتوی تکفیر مولف **براہین احمدیہ** کے لکہہ کر لے گئے اور علما دیوبند و گنگوہ وغیرہ سے اسپر دستخط و مہر ثبت کرنیکے خواستگار ہوئے۔ مگر چونکہ وہ کفر انکا اپنا خانہ ساز کفر تہا جسکا کتاب براہین احمدیہ مین کچہہ اثر پایا نہ جاتا تہا لہذا علما دیوبند و گنگوہ نے ان فتووں پر مہر و دستخط کرنے سے انکار کیا اور ان لوگون کو تکفیر مولف سے روکا۔ اور کوئی ایک عالم بہی انکا انکی تکفیر مین موافق نہوا۔ جس سے وہ بہت ناخوش ہوے اور بلا ملاقات وہان سے بہاگے اور **کانہم حمر مستنفرہ فرت من قسورۃ**

کے نفس برکات سے ہین - ان الہامات کو **بعض** مسلمان (امرتسری) تو صرف غیر صحیح و غیر ممکن و ناقابل تسلیم بناتے ہین اور **بعضے** لودہانہ والے انکو کھلم کھلا کفر قرار دیتے ہین **فریق اول** (امرتسری مسلمان) تو اپنے انکار کی وجہ یہہ پیش کرتے ہین کہ الہام غیبی بطور رنگ وحی کے بجز انبیا کے کسیکو نہین ہوسکتا اور آجتک کسی کو نہین ہوا اور اگر طبعی خیالات و خطرات مراد ہین تو ان کو ولی سے کیا خصوصیت ہے یہہ خطرات کافر انسان بلکہ حیوان مکہی وغیرہ کو بہی ہوتے ہین -

---

کے مصداق بنے

ناظرین انکا یہہ حال سنکر متعجب اور اس امر کے منتظر ہونگے کہ ایسے دلیر اور شیر بہادر کون ہین جو سب علماء وقت کے مخالف ہوکر ایسے جلیل القدر مسلمان کی تکفیر کرتے ہین اور اپنی مہربان گورنمنٹ کے (جسکے ظل حمایت مین باامن شعار مذہبی ادا کرتے ہین) جہاد کو جائز سمجھتے ہین - انکے دفع تعجب اور رفع انتظار کے لئے ہم اُن حضرات کے نام بہی ظاہر کر دیتے ہین - وہ مولوی **عبد العزیز** و مولوی **محمد** وغیرہ پسران مولوی **عبد القادر** ہین جن کا سب کا شدہ سے باغی و بدخواہ گورنمنٹ ہونا ہم **اشاعۃ السنہ** نمبر ۱ جلد ۶ وغیرہ مین ظاہر و ثابت کر چکے ہین اور اب بہی پبلک طور پر سرکاری کاغذات کی شہادت سے ثابت کرنیکو موجود و مستعد ہین اگر وہ یا کوئی انکا ناواقف معتقد اس سے انکار کرے -

دوسرا سبب یہہ کہ انہون نے باستعانت بعض معززاہل اسلام لودہانہ (جنکی نیک نیتی اور خیرخواہی ملک و سلطنت مین کوئی شک نہین) بمقابلہ مدرسہ صنعت کاری انجمن رفاہ عام لودہانہ ایک مدرسہ قایم کرنا چاہا تہا اور اس مدرسہ کے لئے لودہانہ مین چندہ جمع ہوا تہا کہ اُن ہی دنون مولف براہین احمدیہ باستدعا اہل اسلام لودہانہ (ہین) پہنچ گئے - اور وہانکے مسلمان انکے فیض زیارت اور شرف صحبت سے مشرف ہوئے - انکی برکات و اثر صحبت کو دیکہکر اکثر چندہ والے انکی طرف متوجہ ہو گئے - اور اس چندہ کے بہت سے روپیہ طبع و اشاعت براہین (احمدیہ) مولف کی خدمت مین پیشکش کر گئے - اور مولوی صاحبان مذکور تہیدست ہوکر ہاتہ ملتے رہگئے - اس امر نے بہی ان حضرات کو بہڑکایا اور مولف کی تکفیر پر آمادہ کیا - جنلوان باتون کی

اور فریق دوم (لودہانوی مدعیان اسلام) اپنی تکفیر کی یہہ وجہ پیش کرتے ہین کہ ان الہامات مین مولف نے پیغمبری کا دعوی کیا ہے اور اپنے آپ کو اُن کمالات کا جو انبیا سے مخصوص ہین محل ٹھہرایا ہے اور اون آیات قرآنیہ کا جو خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور انبیاء سابقین کے خطاب مین وارد ہین مورد نزول قرار دیا ہے۔ از انجملہ چند آیات معہ ترجمہ و نشان محل بیان قرآن و براہین احمدیہ کیجاتی ہین۔

(۱) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ (آل عمران ع ۴ براہین احمدیہ صفحہ ۲۳۹ و ۲۳۹)	اے رسول تو کہدے اگر تمہین خدا کی محبت ہے تو میری تابعداری کرو خدا تمسے پیار کریگا۔
(۲) یاایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر۔ (المدثر ع اب صہ ۲۴۲)	اے (نبی) کپڑا لپیٹ کر پڑجانے والے اٹھہ لوگون کو جگا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر۔
(۳) فاصدع بما تؤمر واعرض عن الجاھلین (الحجر ع ۶ - ب صہ ۵۰۳)	اے نبی پکار کر کہہ جو تجھے حکم ملا ہے اور جاہلون سے مونہہ پھیر لے۔
(۴) وقالوا لولا نزل القرآن علے رجل من القریتین عظیم۔ (زخرف ع ۶ ب صہ ۵۰۳)	مشرکون نے کہا کہ یہہ قرآن دو بستیون مکہ اور طایف کے کسی سردار پر کیون نہ اترا۔
(۵) تاللہ لقد ارسلنا الی امم من قبلک فزین لھم الشیطان اعمالھم۔ (نحل ع ۸ ب صہ ۵۰۴)	ہمکو اپنی قسم ہے ہمنے تجھسے پہلے امتون کی طرف رسول بھیجے پھر شیطان نے انکو اُن کے بد اعمال اچھے کر دکھائے۔
(۶) قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی۔ (حم السجدہ ع ا ب صہ ۵۱۱)	تو کہدے (اے نبی) مین تمہارے جیسا بشر ہی ہون پر میری طرف وحی ہوتی ہے۔

صدق مین شک ہو وہ ہمکو اس امر سے مطلع کرے ہم لودہانہ سے عمدہ اور واضح طور پر ان باتون کی تصدیق کرا دینگے۔ وباللہ التوفیق۔

امرتسر کے مسلمانون کے اس انکار کا باعث انکی نافہمی اور بد ذوقی اور کسیقدر بعض اہل اللہ اہل دل سے گوشہ تعصبی انکو خاص کر مولف براہین سے کچھہ عداوت نہین ہے۔

(۷) انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر۔

(فتح ع ۱۔ ب صہ ۵۰۵)

ہمنے تمکو اے نبی کھلی کھلی فتح دی ہے تاکہ تیرے اگلے پچھلے گناہ ہم معاف کرین۔

(۸) انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر

(کوثر ع ۱ ب صہ ۵۱۷)

اے نبی ہمنے تجھے حوض کوثر عطا کیا ہے پس تو خدا کے لئے نماز پڑھ۔ اور قربان کر

(۹) یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ۔

(آل عمران ع ۶ ب صہ ۱۴۱)

اے عیسیٰ مین تجھے فوت کرنیوالا ہون۔ اور اپنی طرف اٹھانیوالا اور تیرے پیروان کو تیرے منکرون سے قیامت تک اونچا رکھنے والا۔

(۱۰) وبالحق انزلناہ وبالحق نزل۔

(بنی اسرائیل ع ۱۲ ب صہ ۲۹۸)

ہمنے قران کو حق کے ساتھہ اُتارا ہے اور یہہ حق کے ساتھہ آتارا ہے۔

(۱۱) یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ

(بقرع ۴ ب صہ ۴۹۶)

اے آدم تو اور تیری جورو بہشت مین رہ

اسی قسم کی بیسیون آیات اور ہین جنکے مورد نزول ہونیکا مولف کو دعوی ہے علاوہ بران بہت سی عربی و انگریزی و فارسی فقرات ایسے اس کتاب مین درج ہین جنسے مولف کا دعوی نبوت مترشح ہوتا ہے جیسے یہہ فقرات (عربی زبان مین)

انت وجیہ فی حضرتی اخترتک لنفسی

(ب صہ ۴۸۹)

تو ہماری بارگاہ مین صاحب وجاہت ہے۔ ہمنے تجھے اپنے لئے چن لیا ہے

انا انزلناہ قریبا من القادیان وبالحق انزلناہ وبالحق نزل۔

(ب صہ ۴۹۸)

ہمنے اُسکو یا اسکے الہامات کو قادیان کے قریب اُتارا ہے اور ہمنے انکو حق کے ساتھہ اُتارا ہے۔ اور حق کے ساتھہ اُترے ہین۔

ان **آیات وفقرات** کو دیکھکر فریق مکفر کو یہہ خیال پیدا ہوا ہے کہ مولف کتاب من آیات تشریعی کا جو انبیا کے شان وخطاب مین وارد ہین اپنے آپ کو مخاطب ٹھہراتا ہے اور ان

کمالات کا (جو ایات یا اُن عربی فقرات مین مذکور اور وہ انبیا سے مخصوص ہین) محل ہونے کا مدعی ہے پہر اوسکے دعوی نبوت مین کیا کسر رہی -

ایک مولوی صاحب (امرتسری) ایک اور مدعی الہام ایات قرانیہ کے مقابلہ مین اپنے **رسالہ** مین لکہتے ہین کہ مدعی الہام آیات قرانیہ ان آیات کا مخاطب و مورد اپنے آپ کو ٹھراتا ہے تو اس سے قرآن کا دعوی اعجاز و تحدی (قرآن کے مثل بنانیکا مطالبہ) باطل ہوتا ہے کیونکہ ان ایات کو جو اس شخص کے خطاب مین نازل ہوئے ہین قرآن تو کہا نہین جا سکتا - اسلئے کہ وہ غیر نبی کے خطاب مین نازل ہوے ہین اور قرآن وہ ہے جو آنحضرت صلعم کی خطاب مین نازل ہوا ہے اور مع ذلک وہ آیات صورت والفاظ مین مثل قرآن ہین تو قرآن کا بے مثل ہونا کہان باقی رہا اور دعوی اعجاز و تحدی کیون کر نہ ٹوٹا -

ان دلایل تکفیر و انکار کے علاوہ فریقین ان الہامات پر **کئی اعتراضات*** اور بہی کرتے ہین جن سے ان الہامات کا غلط اور نا قابل اعتبار ہونا ثابت ہو **ازان جملہ** ایک اعتراض یہہ کہ بعض الہامات مین لفظی و معنوی غلطیان ہین جیسے **ھذی الیک بجذع النخلۃ** سے جو بصیغہ تانیث ہے مولف مذکر کا خطاب اور یا مریم اسکن انت وزوجک الجنۃ مین مریم مونث کا صیغہ مذکر سے خطاب اور مریم کے لئے زوج کا اثبات -

ازانجملہ یہہ کہ بعض الہامات انگریزی مین ہوئے ہین اور انگریزی ایسی بُری زبان ہے کہ اوسکے پڑہنے اور بولنے سے مومن کا ایمان جاتا رہتا ہے یا اسکو گناہ چمٹ جاتا ہے پہر اسمین الہام خداوندی جو ایمان کا رہنا ہے کیونکر ممکن ہے - **ازانجملہ** یہہ کہ مولف نے اپنے الہامات کے قطعی ہونیکا دعوی کیا ہے حالانکہ علماء اہل سنت الہام کو حجت نہین سمجھتے چنانچہ **عقاید نسفی** مین لکہا ہے کہ الہام علم صحیح کا موجب و سبب نہین ہے اور عامہ کتب مین لکہا ہے کہ ادلہ شرعیہ

الالهام ليس من اسباب المعرفة بصحة الشي عند اهل الحق

چار ہین جنہین کشف و الہام غیر نبی کو کسی نے شمار نہین کیا -

یہہ اس کتاب پر اسکے مخالفین کی **مذہبی نکتہ چینی** ہے - **بعض** حاسدین کوتاہ اندیش (لودہانہ کے مدعیان اسلام) نے اس نکتہ چینی کے علاوہ اس پر

* یہہ اصول اعتراضات ہین - انکے فروعات اور بہت ہین جنکا ذکر جوابات ان اعتراضات کے جوابات کی

پولٹیکل نکتہ چینی بھی کی ہے اور بوجہ شدت حسد و عناد و بغرض فتنہ و فساد بعض لودہانہ کے عوام میں یہہ بات شایع کر دی ہے کہ یہہ کتاب گورنمنٹ کی مخالف ہے اور اسکی مولف نے پیشوائی مذہبی کے علاوہ پولٹیکل سرداری کا بھی اسمین دعوی کیا ہے اپنے آپ کو مسیح قرار دیا ہے اور اپنی غلبہ اور فتح کی بشارتین اور اپنی مخالفین کی شکست و ہزیمت کی خبرین اسمین درج کی ہین - اس بھتان و افترا پردازی سے شاید انکی غرض یہہ ہو کہ یہہ بہتان عوام مین شہرت پاکر خواص تک پہونچ جاے - اور رفتہ رفتہ گورنمنٹ کے گوش گذار ہو جاے اور گورنمنٹ کی طرف سے کتاب یا اسکی مولف سے کسی قسم کی مزاحمت ہو -

ہر چند ہمکو اپنی بیدار مغز عاقبت اندیش گورنمنٹ سے یہہ توقع (یا اندیشہ) نہین کہ وہ ایسی بے بنیاد اور مبنی بر حسد و عناد باتون کی کچھ توجہ کرے اور کسی مفسد خود غرض کے کہنے سے مولف کتاب سے (جسکے تمام خاندان کا خیر خواہ سلطنت ہونا گورنمنٹ کو بخوبی معلوم ہے اور خاص اسکا خیر خواہ ہونا اسکی اسی کتاب سے آفتاب نیمروز کی طرح ثابت ہے) کسی قسم کی مزاحمت کرے ولیکن چونکہ اکثر عوام اور بعض خواص مولف اور اسکے خاندان کے حالات سے واقف نہین اور اکثر اشخاص اصل کتاب کو دیکھہ بھی نہین سکتے اور اس وجہ سے اُنکے خیال پر اس بہتان کا اثر بد (مولف سے بد ظنی اور کتاب سے وحشت) پیدا ہونا ممکن ہے لہذا ان لوگون کی رفع وحشت اور اُنکے خیال کی اصلاح و حفاظت کے لئے اس نکتہ چینی کا ذکر و جواب بھی اس ریویو مین مناسب معلوم ہوا -

ہماری تحقیق و تجربہ و یقین و مشاہدہ کر دے یہہ سب نکتہ چینیان (مذہبی ہین خواہ پولٹیکل) از سرتا پا سوء فہمی یا دیدہ دانستہ دہوکہ دہی پر مبنی ہین - اور یہہ دعوی الہام جو کچھہ مولف کی نسبت کہا گیا ہے محض بے اصل ہے نہ مولف کو نبوت کا دعوی ہے نہ حصول خصوصیات و کمالات انبیاء کا ادعا نہ پولٹیکل سرداری کا خیال ہے بجز مذہبی ہدایت و اشاعت ہدایۂ قلم و زبان کسی امر کا قصد و مقال اسلئے ہم حسبتہ للہ و نصیحۃ لخلق اللہ اس ریویو مین ان نکتہ چینیون کا جواب دیتے ہین - اور ان تہمتون سے کتاب اور مولف کے دامن کو پاک کرتے ہین اور چونکہ مذہبی نکتہ چینی کا جواب زیادہ بحث طلب ہے

اور جواب پولیٹیکل نکتہ چینی مختصر لہذا ہم اسکے جواب کو مقدم کرتے ہین سو باللہ التوفیق

پولیٹیکل نکتہ چینی کا جواب

مولف براہین احمدیہ کے حالات و خیالات سے جسقدر ہم واقف ہین ہمارے معاصرین ایسے واقف کم نکلینگے۔ مولف صاحب ہمارے ہموطن ہین بلکہ اوایل عمر کے (جب ہم قطبی و شرح ملا پڑہتے تہے) ہمارے ہم مکتب اُس زمانہ سے آجتک ہم مین اُنمین خط و کتابت و ملاقات و مراسلت برابر جاری رہی ہے اسلیئے ہمارا یہ کہنا کہ ہم اُن کے حالات و خیالات سے بہت واقف ہین مبالغہ قرار نہ دیئے جانے کے لایق ہے۔

گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت کا خیال کبھی مولف کے اس پاس بہی نہین پہٹکا وہ کیا انکے خاندان مین اس خیال کا کوئی آدمی نہین ہے بلکہ اُنکے والد بزرگوار مرزا **غلام مرتضی** نے تو عین زمانہ طوفان بے تمیزی (**غدر ۱۸۵۷ء**) مین گورنمنٹ کا خیرخواہ جان نثار و فادار ہونا عملاً بہی ثابت کر دیا اس غدر مین جبکہ **ترمون** کے گہاٹ پر متصل گورداسپورہ مفسدین بدطینت نے یورش کی تہی اُنکے والد ماجد نے باوجودیکہ وہ بہت بڑے جاگیردار و سردار نہ تہے اپنی جیب خاص سے **پچاس گہوڑے** مع سواران و ساز و سامان طیار کرکے زیر کمان اپنے فرزند دلبند مرزا غلام قادر مرحوم کے گورنمنٹ کی معاونت مین دئیے جسپر گورنمنٹ کی طرف سے انکی اس خدمت پر شکریہ ادا ہوا اور کسیقدر انعام بہی ملا۔ علاوہ برآن ان خدمات کے لحاظ سے مرزا صاحب مرحوم (والد مولف) ہمیشہ مورد کرم و لطف گورنمنٹ رہے اور دربار گورنری مین عزت کے ساتہہ انکو کرسی ملتی رہی اور حکام اعلی ضلع و قسمت (یعنی صاحبان ڈپٹی کمشنر و کمشنر) چٹہیات خوشنودی مزاج (جنمین سے کئی چٹہیات اسوقت ہمارے سامنے رکہی ہوئی ہین) وقتاً فوقتاً انکو عطا کرتے رہے ہین اُن **چٹہیات** سے واضح ہوتا ہے کہ وہ بڑی دلی جوش سے لکہی گئی ہین جو بغیر ایک خاص خیرخواہ اور سچے وفادار کے کسی دوسرے کے لئے تحریر نہین ہوسکتین اکثر صاحبان ڈپٹی کمشنر و کمشنر اپنے ایام دورہ مین ازراہ خوش خلقی و محبت و دلجوئی مرزا صاحب کے مکان پر جاکر ملاقات کرتے رہے اور انکی وفات پر صاحبان کمشنر و فنانشل کمشنر اور صاحب

لفٹنٹ گورنر بہادر نے اپنی خطوط مین بہت سا افسوس ظاہر کیا ہے اور آیندہ کے لئے قدر دانی اور اس خاندان کے لحاظ اور رعایت کا وعدہ فرمایا ہے - اسی شرف خاندان اور قدیم خیر خواہ ہونیکے لحاظ سے صاحب فنانشل کمشنر بہادر نے اندنون مین مرزا **سلطان احمد** (فرزند مولف) کے لئے **تحصیلداری** کی خاص سفارش کی ہے جسکی رپورٹ بہ تعمیل حکم ضلع سے روانہ ہو چکی ہے - الغرض یہہ خاندان قدیم سے خیر خواہ اور زیر نظر عنایت گورنمنٹ چلا آتا ہے - **ان حالات** و واقعات کی **تصدیق** کے لئے منجملہ ان چٹہیات کے جو اسوقت ہماری پیش نظر ہین ہم تین چٹہیان حاشیہ مین نقل کرتے ہین تاکہ حاسد ناعاقبت اندیش اس خاندان کی گورنمنٹ انگریزی مین قدر و منزلت سے آگاہ ہو کر اپنے ارادہ بد و نیت فاسد سے باز آوین اور عام مسلمان انکے دہوکہ مین آکر اس کتاب اور اسکے مولف سے بدگمان اور متوحش ہون

ہر چند خاکسار مولف کتاب (مرزا غلام احمد صاحب) سے انکی عالمانہ اور درویشانہ وضع

نقل مراسلہ

(ولسن صاحب)

نمبر ۳۵۳

تہور پناہ شجاعت دستگاہ مرزا غلام مرتضی رئیس قادیان حفظہ

عریضہ شما مشعر بر یاد دہانی خدمات و حقوق خود و خاندان خود بملاحظہ حضور اینجانب در آمد ما خوب میدانیم کہ بلا شک شما و خاندان شما از ابتدای دخل و حکومت سرکار انگریزی جان نثار و وفا کیش ثابت قدم ماندہ اید و حقوق شما در اصل قابل قدر اند بہر نہج تسلی و تشفی دارید سرکار انگریزی

Translat^n of certificate of - J.M. Wilson (1)

To

Mirza Ghulam Murtaza Khan

Chief of Kadian

I have perused your applica-tion reminding me of your and your family's past services and rights. I am well aware that since the intro-duction of the British Govt you & your family have certainly re-mained devoted, faithful & steady subjects & that your rights are really worthy of regard

وحالت کے سبب کوئی ایسی کارروائی نہیں ہوئی مگر جس قدر خیر خواہی گورنمنٹ منصب علیا،

حقوق وخدمات خاندان شما ہرگز
فراموش نخواہد کرد بموقعہ مناسب
بر حقوق وخدمات شما غور وتوجہ
کردہ خواہد شد باید کہ ہمیشہ
ہوا خواہ وجان نثار سرکار انگریزی
بمانند کہ درین امر خوشنودی سرکار
وبہبودی شما متصور است فقط

الرقوم ۱۱-جون
سنہ ۱۸۴۹ء

مقام لاہور-انارکلی

In every respect you may rest assured & satisfied that the British Govt. will never forget your family's rights and services which will receive due consideration when a favorable opportunity offers itself.

You must continue to be faithful & devoted subjects as in it lies the satisfaction of the Govt. & your welfare.

11-6-1849 Lahore

نقل مراسلہ

(رابرٹ کسٹ صاحب بہادر
کمشنر لاہور)

تہور وشجاعت دستگاہ مرزا غلام مرتضیٰ
رئیس قادیان بعافیت باشند-

ازانجاکہ ہنگام مفسدہ ہندوستان
موقوعہ ۱۸۵۷ء از جانب آپ کے رفاقت
وخیر خواہی ومدد دہی سرکار دولتمدار
انگلشیہ درباب نگاہداشت سواران و
بہمرسانی اسپان بخوبی بمنصۂ ظہور
پہونچی اور شروع مفسدہ سے آج تک

Translation of Mr Robert Cust's Certificate

To

Mirza Ghulam Murtaza Khan
Chief of Kadian

As you rendered great help in enlisting Sowars & supplying horses to Govt. in the mutiny of 1857 and maintained loyalty since its beginning up to date & thereby gained the favor of Govt. a Khilat worth

صد ہا روشن نشان ہیں اور انکی قدرت میں داخل ہے کہ نہ ہونے سے بھی پیدا نہیں کیا عالموں کی تلوار قلم ہے

He Rayt is orientated to give in remu-
-neration of good services & as a reward
for your loyalty

Moreover in accordance with the
wishes of Chief Commissioner as
conveyed on his N° 576 of 10th August 58
this parwana is addressed to you
as a token of satisfaction of Govt
for your fidelity and repute.

Translation of Sir Robert Egerton
Financial Commr's Murasla
of 29th June 1876

My dear friend Ghulam Qadir

I have perused your letter
of the 2nd instant & deeply regret
the death of your father Mirza
Ghulam Murtaza who was a
great well wisher & faithful Chief
of Govt.

In consideration of your family

آپ بدل ہواہ خواہ سرکار رہے ہیں۔
اور باعث خوشنودی سرکار ہوا
لہٰذا بجلدوی اس خیرخواہی و خیرسگالی
کے خلعت مبلغ دو صد روپیہ کا سرکار
سے آپ کو عطا ہوتا ہے اور حسب منشاء چٹھی
صاحب چیف کمشنر بہادر نمبری ۵۷۶ مورخہ
۱۰ اگست ۱۸۵۸ء پروانہ ہذا باظہار خوشنودی
سرکار و نیکنامی و وفاداری بنام آپ کے لکھا جاتا ہے
مرقومہ تاریخ ۲۰ ستمبر ۱۸۵۸ء ۔

نقل مراسلہ فنانشل کمشنر پنجاب

مشفق مہربان دوستان مرزا غلام قادر
رئیس قادیان حفظہ ۔
آپ کا خط ۲ ۔ ماہ حال کا لکھا ہوا ملاحظہ
حضور اینجانب میں گذرا مرزا غلام مرتضیٰ
صاحب آپ کے والد کی وفات سے ہمکو
بہت افسوس ہوا مرزا غلام مرتضیٰ
سرکار انگریزی کا اچھا خیرخواہ اور وفادار
رئیس تھا ہم آپ کی خاندانی خدمات
کے لحاظ سے اسی طرح پر عزت کرینگے
جس طرح تمہارے باپ وفادار

اور فقیرون کا ہتھیار دعا ہے مولف نے ان ہتھیارون کے ساتھہ گورنمنٹ کی خیرخواہی و معاونت سے دریغ نہین فرمایا اپنی قلم سے بارہا لکھہ چکے اور اپنی اسی کتاب مین جسکی اشاعت انکا شبا روزی فرض ہے وہ صاف درج کر چکے ہین کہ* گورنمنٹ انگلشیہ خدا کی نعمتون سے ایک نعمت ہے - یہہ ایک عظیم الشان رحمت ہے - یہہ سلطنت مسلمانون کے لئے آسمانی برکت کا حکم رکہتی ہے خداوند رحیم نے اس سلطنت کو مسلمانون کے لئے ایک باران رحمت بہیجا - ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا قطعی حرام ہے اسلام کا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷۹

servioes I will esleem you with the same respect as that bestowed on your loyal father. I will keep in mind the restoration & welfare of your family when a facorable opportunity occurs.

کی کیجاتی تہی - ہمکو کسی اچہے موقعہ کے نکلنے پر تمہارے خاندان کی بہتری اور پابجائی کا خیال رہیگا -

المرقوم ۲۹ - جون ۱۸۵۶ء -

الراقم - سر رابرٹ ایجرٹن صاحب بہادر
فنانشل کمشنر پنجاب

* **اصل کلام** مولف یہہ ہے جو اس کتاب کے حصہ سوم و چہارم سے بہ تلخیص نقل کیا جاتا ہے -

حصہ سوم کے ابتدائی اوراق مین آپ فرماتے ہین مسلمانون پر جن امور کا اپنی اصلاح حال کے لئے اپنی ہمت اور کوشش سے انجام دینا لازم ہے وہ انہین فکر اور غور کے وقت آپ ہی معلوم ہو جائینگے حاجت بیان و تشریح نہین مگر اسجگہ ان امرون مین سے یہہ امر قابل تذکرہ ہے جس پر گورنمنٹ انگلشیہ کی عنایات اور توجہات موقوف ہین کہ گورنمنٹ ممدوحہ کے دل پر اچہی طرح یہہ امر مرکوز کرنا چاہئے کہ مسلمانان ہند ایک وفادار رعیت ہے کیونکہ بعض ناواقف انگریزون نے خصوصاً ڈاکٹر ھنٹر صاحب نے کہ جو کمیشن تعلیم کے اب پریسیڈنٹ ہین اپنی ایک مشہور تصنیف مین اس دعوی پر بہت اصرار کیا ہے کہ مسلمان لوگ سرکار انگریزی کے دلی خیرخواہ نہین ہین اور انگریزون سے جہاد کرنا فرض سمجہتے ہین - گو یہہ خیال ڈاکٹر صاحب کا شریعت اسلام پر نظر کرنیکے بعد ہر یک شخص پر محض بے اصل اور خلاف واقعہ ثابت ہوگا

ہرگز یہہ جواز نہیں کہ مسلمانون کی قوم جس سلطنت کے ماتحت رہکر اوسکا احسان اٹھاوے
و سکے ظل حمایت مین باامن و آسایش رہکر اپنا مقسوم کہاوے اُسکے انعامات متواترہ سے

لیکن افسوس کہ بعض کوہستانی اور بے تمیز سفہا کی نالایق حرکتین اس خیال کی تائید کرتی ہیں
اور شاید انہیں اتفاقی شاہدات سے ڈاکٹر صاحب موصوف کا وہم بہی مستحکم ہو گیا ہے کیونکہ کبہی کبہی
جاہل لوگون کی طرف سے اس قسم کی حرکات صادر ہوتی رہتی ہین لیکن محقق پر یہہ امر پوشیدہ
نہین رہ سکتا کہ اس قسم کے لوگ اسلامی تدین سے دور و مہجور ہین اور ایسے ہی مسلمان ہین جیسے
سکہ مین عیسائی تہا پس ظاہر ہے کہ انکی یہہ ذاتی حرکات ہین نہ شرعی پابندی سے اور انکی مقابل پر
اُن ہزارہا مسلمانون کو دیکہنا چاہیے کہ جو ہمیشہ جان نثاری سے خیر خواہی دولت انگلشیہ کی
کرتے رہے ہین اور کرتے ہین ۱۸۵۷ء مین جو کچہہ فساد ہوا اُسمین بجز جہلا اور بدچلن لوگون کے
اور کوئی شائستہ اور نیک بخت مسلمان جو با علم اور با تمیز تہا ہرگز مفسدہ مین شامل نہین ہوا
بلکہ پنجاب مین بہی غریب غریب مسلمانون نے سرکار انگریزی کو اپنی طاقت سے زیادہ مدد دی چنانچہ
ہمارے والد صاحب مرحوم نے بہی باوصف کم استطاعتی کے اپنے اخلاص اور جوش خیر خواہی سے
پچاس گہوڑے اپنی گرہ سے خرید کر کے اور پچاس مضبوط اور لایق سپاہی بہم پہونچا کر سرکار مین
بطور مدد کے نذر کئے اور اپنی غریبانہ حالت سے بڑہ کر خیر خواہی دکھلائی اور جو مسلمان صاحب دولت
ملک تہے انہون نے تو بڑی بڑی خدمات نمایان ادا کیں - اب ہم پہر اس تقریر کی طرف متوجہ ہوتے ہیں
کہ گو مسلمانون کی طرف سے اخلاص اور وفاداری کے بڑے بڑے نمونے ظاہر ہو چکے ہین مگر ڈاکٹر صاحب
نے مسلمانون کی بدنصیبی کی وجہ سے اُن تمام وفاداریون کو نظر انداز کر دیا اور نتیجہ نکالنے کے وقت
محض تعصبات کو نہ اپنی قیاس کے صغری ہی جگہہ دی اور نہ کبری مین بہرحال ہمارے بہائی
مسلمانون پر لازم ہے کہ گورنمنٹ انکو وہم کرنے سے متاثر ہونے سے پہلے ہی بطور پر اپنی خیرخواہی
ظاہر کرین جس حالت مین شریعت اسلام کا یہہ واضح مسئلہ ہے جسپر تمام مسلمانون کا اتفاق ہے
کہ ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا جسکے زیر سایہ مسلمان لوگ امن اور عافیت اور آزادی
سے زندگی بسر کرتے ہون اور جسکے عطیات سے ممنون منت اور مرہون احسان ہون اور جسکی

پہنچانے والی گورنمنٹ کی نسبت رکھتے ہیں صرف اسی قدر پر قناعت نہیں کی کہ جس سلطنت کے ذریعہ سے انکو امن اور آسایش ملی ہے اسکی پرورش پادی پھر اسی پہ عقرب کی طرح نیش چلاوی۔ اور دعا سے بھی انہوں نے اس گورنمنٹ کو

مبارک سلطنت حقیقت مین نیکی اور ہدایت پہیلانے کے لئے کامل مددگار ہو قطعی حرام ہے تو پہر بڑے افسوس کی بات ہے کہ علما اسلام بہی جمہوری اتفاق سے اس مسئلہ کو اچہی طرح شایع نہ کرکے ناواقف لوگون کی زبان اور قلم سے مورد اعتراض ہوتے رہین جن اعتراضون سے انکو دین کی سستی پائی جائے اور انکی دنیا کو ناحق ضرر پہونچے۔ سو اس عاجز کی دانست مین قرین مصلحت یہہ ہے کہ انجمن اسلامیہ لاہور و کلکتہ و بمبئی وغیرہ یہہ بندوبست کرین کہ چند نامی مولوی صاحبان جنکی فضیلت اور علم اور زہد اور تقوی اکثر لوگون کی نظر مین مسلم الثبوت ہو اس امر کے لئے چن لئے جائین کہ اطراف و اکناف کے اہل علم کو جو اپنی مسکن کے گرد و نواح مین کسیقدر شہرت رکہتے ہون اپنی اپنی عالمانہ تحریرین جنمین بر طبق شریعت حقہ سلطنت انگلشیہ سے جو مسلمانان ہند کی مربی و محسن ہے جہاد کرنیکی صاف ممانعت ہو اُن علما کی خدمت مین بہ ثبت مواہیر بہیجدین کہ جو بموجب قرارداد بالا اس خدمت کے لئے منتخب کئے گئے ہین اور جب سب خطوط جمع ہو جائین تو یہہ مجموعہ خطوط جو مکتوبات علماء ہند سے موسوم ہو سکتا ہے کسی خوشخط مطبع مین بہ صحت تمام چہپا یا جاوے اور پہر دس بیس نسخے اسکے گورنمنٹ مین اور باقی نسخجات متفرق مواضع پنجاب و ہندوستان خاص کر سرحدی ملکون مین تقسیم کئے جائین یہہ سچ ہے کہ بعض عمدہ مسلمانون نے ڈاکٹر ھنٹر صاحب کے خیالات کا رد لکہا ہے مگر یہہ دو چار مسلمانون کا رد جمہوری رد کا ہرگز قایم مقام نہین ہو سکتا بلاشبہ جمہوری رد کا ایسا اثر قوی اور پر زور ہوگا جس مین ڈاکٹر صاحب کی تمام غلط تحریرین خاک سے ملجائینگی اور بعض ناواقف مسلمان بہی اپنی سچے اور پاک اصول سے بخوبی مطلع ہو جائینگے اور گورنمنٹ انگلشیہ پر بہی صاف باطنی مسلمانون کی اور خیر خواہی اس رعیت کی کماحقہ کہل جاویگی اور بعض کمبختانی جہلاء کے خیالات کی اصلاح بہی بذریعہ اسی کتاب کی وعظ و نصیحت کے ہوتی رہیگی۔ بالآخر یہہ بات بہی ظاہر کرنا ہم اپنی نفس پر واجب سمجہتے ہین کہ اگرچہ تمام ہندوستان پر یہہ حق واجب ہے کہ بنظر اُن احسانات کے کہ جو سلطنت انگلشیہ سے اُسکی حکومت اور آرام بخش حکمت

بہت دنیا دیکھنے سے اُنکی آخری دو فقرہ اشتہار مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر جسکی تین ہزار ۳۰۰۰

کے منصب سے متصف ہوتی ہو وہ یہ ہین سلطنت ممدوحہ کو خداوند تعالے کی ایک نعمت سمجہین اور
شکر سونا چاہئے کہ اُسکا شکر بہی ادا کرین لیکن پنجاب کے مسلمان تو بڑی ناشکر گذار ہونگے اگر
وہ اس سلطنت کو جو اُنکے حق مین خدا کی ایک عظیم الشان رحمت ہے نعمت عظمیٰ یقین نہ کرین
اُنکو سوچنا چاہئے کہ اس سلطنت سے پہلے وہ کس حالت پر ملالت مین تھے اور پھر کیسے امن و امان
مین آگئے پس فی الحقیقت یہ سلطنت اُنکے لئے ایک آسمانی برکت کا حکم رکھتی ہے جسکے آنے سے
سب تکلیفین اُنکی دور ہوئین اور ہر ایک قسم کے ظلم و تعدی سے نجات حاصل ہوئی اور ہر ایک
ناجائز روک اور مزاحمت سے آزادی میسر آئی کوئی ایسا مانع نہین کہ جو ہمکو نیک کام کرنے سے
روک سکے یا ہماری آسایش مین خلل ڈال سکے پس حقیقت مین خداوند کریم و رحیم نے اس
سلطنت کو مسلمانون کے لئے ایک باران رحمت بھیجا ہے جس سے پودہ اسلام کا پھر اس ملک
پنجاب مین سرسبز ہوتا جاتا ہے اور جسکے فواید کا اقرار حقیقت مین خدا کے احسانون کا اقرار
ہے یہی سلطنت ہے جسکی آزادی ایسی بدیہی اور مسلّم الثبوت ہے کہ بعض دوسرے ملکون سے مظلوم
مسلمان ہجرت کرکے اس ملک مین آنا بدل و جان پسند کرتے ہین۔ جس صفائی اس سلطنت کے
ظل حمایت مین مسلمانون کی اصلاح کے لئے اور اُنکی بدعات مخلوطہ دور کرنیکے لئے وعظ ہو سکتا ہے
اور جن تقریبات سے علماء اسلام کو ترویج دین کے لئے اس گورنمنٹ مین جوش پیدا ہوتے ہین
اور فکر اور نظر سے اعلیٰ درجہ کا کام لینا پڑتا ہے اور عمیق تحقیقاتون سے تائید دین متین مین
تالیفات ہو کر حجت اسلام مخالفین پر پوری کیجاتی ہے وہ میری دانست مین آجکل کسی اور ملک
مین ممکن نہین۔ یہی سلطنت ہے جسکی عادلانہ حمایت سے علماء کو مدتون کے بعد گویا صدہا سال
کے بعد یہ موقعہ ملا کہ بے دہڑک بدعات کی آلودگیون سے اور شرک کی خرابیون سے اور مخلوق پرستی
کے فسادون سے نادان لوگون کو مطلع کرین اور اپنے رسول مقبول کا صراط مستقیم کہولکر
بتلادین کیا ایسی سلطنت کی بدخواہی جسکے زیر سایہ تمام مسلمان امن اور آزادی سے
بسر کرتے ہین اور فرائض دین کو کما حقہ بجا لاتے ہین اور ترویج دین مین سب ملکون سے

کاپی چھپواکر ہند اور انگلنڈ مین اُنہون نے شایع کرنی چاہی ہے یہہ کلمات دعائیہ مرقوم ہین۔ انگریز جنکی شایستہ اور مہذب اور بارحم گورنمنٹ نے ہمکو اپنے احسانات اور

زیادہ مشغول مین جایز ہو سکتی ہی حاشا وکلا ہرگز جایز نہین اور نہ کوئی نیک اور دیندار آدمی ایسا بدخیال دلمین لاسکتا ہے ہم سچ سچ کہتے ہین کہ دنیا مین آج یہی ایک سلطنت ہی جس کے سایہ عاطفت مین بعض بعض اسلامی مقاصد ایسے حاصل ہوتے ہین کہ جو دوسرے ممالک مین ہرگز ممکن الحصول نہین۔ شیعون کے ملک مین جاؤ تو وہ سنت جماعت کی وعظون سے افروختہ ہوتے ہین اور سنت جماعت کے ملکون مین شیعہ اپنی رای ظاہر کرنے سے خایف ہین ایسا ہی مقلدین موحدین کے شہرون مین اور موحدین مقلدین کے بلاد مین دم نہین مارسکتے۔ اور گوکسی بدعت کو اپنی آنکہ سے دیکہلین موہنہ سے بات نکالنے کا موقع نہین رکہتے آخر یہی سلطنت ہی جسکی پناہ مین ہریک فرقہ امن اور آرام سے اپنی رای ظاہر کرتا ہی اور یہہ بات اہل حق کے لئے نہایت ہی مفید ہی کیونکہ جس ملک مین بات کرنیکی گنجایش ہی نہین نصیحت دینی کا موصلہ ہی نہین اُس ملک مین کیونکر راستی پہیل سکتی ہو راستی پہیلانے کے لئے وہی ملک مناسب ہی جسمین آزادی سے اہل حق وعظ کرسکتے ہین۔ یہہ بہی سمجھنا چاہئے کہ دینی جہادون سے اصلی غرض آزادی کا قایم کرنا اور ظلم کا دور کرنا تہا اور دینی جہاد انہین ملکون کے مقابلہ پر ہوئے تہے جنہین واعظین کو اپنی وعظ کے وقت جان کا اندیشہ تہا اور جنہین امن کے ساتہہ وعظ ہونا قطعی محال تہا اور کوئی شخص طریقہ حقہ کو اختیار کرکے اپنی قوم کے ظلم سے محفوظ نہین رہ سکتا تہا لیکن سلطنت انگلشیہ کی آزادی نہ صرف ان خرابیون سے خالی ہے بلکہ اسلامی ترقی کی بدرجہ غایت ناصر اور موید ہی مسلمانون پر لازم ہی کہ اس خداداد نعمت کا قدر کرین اور اسکے ذریعہ سے اپنی دینی ترقیات مین قدم بڑہادین"۔

اور حصہ چہارم کے ابتدائی اوراق مین آپ فرماتے ہین۔ تہوڑا عرصہ گذرا ہے کہ بعض صاحبون نے مسلمانون مین سے اس مضمون کی بابت کہ جو حصہ سوم کے ساتہہ گورنمنٹ انگریزی کی شکرگذاری مین شامل ہی اعتراض کیا تہا اور بعض نے خطوط بہی بہیجے اور بعض زبانی

دوستانہ سوالات سے ممنون ہو کر کے اس بات کے لئے دلی جوش بخشا ہے کہ ہم اونکے دین حقہ کے لئے دلی جوش سے بہبودی اور سلامتی چاہیں تا انکو گورے کو سپید مونہہ

حد دشت تنا ہی ہیکو کہ انگریزی عملداری کو دوسری عملداریوں پر کیوں ترجیح دی لیکن خیر ہے کہ جس سلطنت کو اپنی شائستگی اور حسن انتظام کے روسے ترجیح ہو اسکو کیونکر چھپا سکتے ہیں۔ خوبی باعتبار اپنی ذاتی کیفیت کے خوبی ہی ہے گو دو کسی گورنمنٹ میں پائی جاوے الحکمۃ ضالۃ المؤمن الخ اور یہہ بھی سمجھنا چاہئے کہ اسلام ہرگز یہہ اصول نہیں ہے کہ مسلمانوں کی قوم جس سلطنت کے ماتحت رہکر اوسکا احسان اوٹھاوے اسکو ظل حمایت میں باامن و آسائش رہ کر اپنا رزق مقسوم کہاوے اسکے انعامات متواترہ سے پرورش پاوے پہر اوسی پر عقرب کی طرح نیش چلاوے اور اسکے سلوک اور مروت کا ایک ذرہ شکر بجا نہ لاوے بلکہ ہمارے خداوند کریم نے اپنے رسول مقبول کے ذریعہ سے ہمیں یہی تعلیم دی ہے کہ ہم نیکی کا معاوضہ بہت زیادہ نیکی کے ساتھہ کریں اور منعم کا شکر بجالاویں اور جب کبھی ہمکو موقعہ ملے تو ایسی گورنمنٹ سے بدلی صدق کمال ہمدردی سے پیش آویں اور بطیب خاطر معروف اور واجب طور پر اطاعت اُٹھاویں سو اس عاجز نے جسقدر حصہ سوم کے پرچہ مشمولہ میں انگریزی گورنمنٹ کا شکر ادا کیا ہے وہ صرف اپنے ذاتی خیال سے ادا نہیں کیا بلکہ قرآن شریف اور احادیث نبوی کی اُن بزرگ تاکیدوں نے جو اس عاجز کے پیش نظر ہیں مجھکو اس شکر ادا کرنے پر مجبور کیا ہے سو ہمارے بعض ناسمجھ بھائیوں کی یہہ افراط ہے جسکو وہ اپنی کوتاہ اندیشی اور کجی فطرتی سے اسلام کا جز سمجھتے ہیں۔

ہر چند کیش نہ خدا است طریق عشاق

ہر نہ چنانم کہ نہ چنین نکونسے ہرا (براہین احمدیہ)

جس طرح دنیا مین خوبصورت ہین آخرت مین بہی نورانی و منور ہون - فضل اللہ تعالی خیرھم فی الدنیا والاخرۃ - اللھم اھدھم وایدھم بروح منک واجعل لھم حظا کثیرا فی دینک - الخ"

پہر ایسے شخص پر یہہ بہتان کہ اسکے دل مین گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت ہے اور اُسکی کتاب کی نسبت یہہ گمان کہ وہ گورنمنٹ کے مخالف ہی پرلے سرے کی بے ایمانی اور شرارت شیطانی نہین تو کیا ہی - خیر خواہان سلطنت و پیروان مذہب اسلام ان یاوہ گو حاسدون کی ایسی باتین ہرگز نہ سنین اور اس کتاب یا مولف کی طرف سوظنی کو اپنے دلون مین جگہ نہ دین - گورنمنٹ سے تو ہم پہلے ہی مطمئن ہین کہ وہ ان باتون کو مولف کی نسبت ہرگز نہ سنیگی - بلکہ جو ان باتون کو گورنمنٹ تک پہونچائیگا - اُسکو اُسکی دروغ گوئی پر سرزنش کریگی -

شاید وہ مفتری حاسد اپنے افترا کی تائید مین اس کتاب کی اُن عبارات و بشارات کو جنمین مولف نے اپنی یا اسلام کی فتح اور مخالفین اسلام کی ہزیمت کی خبرین دی ہین یا اپنی مشابہت مسیح علیہ السلام سے بیان کی ہے عوام مین جنکو وہ بہکانا چاہتے ہین پیش کرین یا کر چکے ہون - لھذا اس مقام مین ان عبارات و بشارات کا حل مطلب ضروری ہے تاکہ عوام ان عبارات و بشارات کے مطالب سمجھنے مین غلطی نہ کھائین اور ان مفتریون کے دہوکے مین نہ آجائین - پس واضح ہو کہ وہ عبارات و بشارات جن سے ان مفتریون کے ہاتھہ مارنے کا گمان ہے یہہ ہین -

(۱) آیۃ بشارت فتح اسلام - جو براہین احمدیہ مین بصفحہ ۵۱۵ منقول ہی اور اس رسالہ مین بصفحہ (۱۷۲)

انا فتحنا لک فتحا مبینا

(۲) آیتہ پیشین گوئی ہزیمت مخالفین اسلام جو براہین مین بصفحہ ۴۹۸ موجود ہے

ام یقولون نحن جمیع منتصر سیھزم الجمع ویولون الدبر -

کہ کیا وہ کہتے ہین ہم سب بدلہ لینے والی ہین - وہ سب بہگائے جائینگے اور پیٹھہ پہیر دینگے -

(۳) مولف کی یہہ کشفی پیش گوئی جو بصفحہ ۵۱۵ براہین احمدیہ منقول ہے کہ اس موقع

بہت عرصہ ہوا کہ شاید مین جبکہ یہہ عاجز بغرض تصحیح کاپی کو دیکھ رہا تھا۔
بعض شخص چند ورق ہاتھ مین دیئے گئے اور ان پر لکھا ہوا تھا کہ فتح کا نقارہ بجے پھر ایک نے
مسکرا کر ان ورقون کے دوسری طرف ایک تصویر دکھائی اور کہا کیا کہتی ہے تمہاری تصویر
جب اس عاجز نے دیکھا تو وہ اسی عاجز کی تصویر تھی اور سبز پوشاک تھی مگر نہایت رعب ناک
جیسے سپہ سالار مسلح فتحیاب ہوتے ہین اور تصویر کے یمین و یسار مین حجۃ اللہ القادر
و سلطان احمد مختار لکھا تھا۔

(۴) مولف کی یہہ الہامی پیش گوئی بزبان انگریزی بصفحہ ۴۸۴ کتاب براہین احمدیہ

گاڈ از کمنگ بائی ہز آرمی۔ ہی از وِد یو ٹو کِل اینمی۔ یعنے خدا اپنا لشکر لئے آرہا ہے وہ دشمن کے مارنے کے لئے تیرے ساتھ ہے۔	*God is coming by his army He is with you to kill enemy.*

(۵) آیت خطاب مولف بلفظ یا عیسیٰ جو براہین بصفحہ ۵۵۶ اور اس رسالہ مین بصفحہ (۱۷۲) منقول ہو چکی ہے۔

(۶) مولف کی نسبت یہہ بشارت بصفحہ ۵۱۲ کتاب کہ "بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈھونڈینگے"۔

اسی قسم کی اور آیات و بشارات بزبان عربی فارسی و انگریزی اس کتاب مین پائے جاتے ہین اور اُسکی کے مطابق اس کتاب کے معاونون اور مولف کے معتقدین کی کلام مین الفاظ نصرت و فتح مستعمل ہوئے ہین۔ (دیکھو اشتہار طولانی جماعت معاونین کتاب مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر جسمین لفظ فتح و نصرت موجود ہین اور بحق مولف یہہ شعر منقول ہے ؎ سب مریضون کی ہے تمہین پہ نگاہ۔ تم مسیحا بنو خدا کے لئے)

ولیکن اس کتاب مین ان بشارات و عبارات کے الفاظ کی تشریح و تفسیر ایسی ہو چکی ہے کہ اسمین کسی مفتری کے افترا اور کسی مفسد کے اختراع کی گنجایش نہین۔
اسمین صاف اور کھلے طور پر بیان کیا گیا ہے کہ فتح اسلام سے

ملکی فتح مراد نہین اور نہ ہزیمت مخالفین اسلام سے انکا میدان جنگ مین شمشیر و تفنگ سے بہاگ جانا مراد ہے بلکہ فتح اسلام سے اسکا دلایل وبیان وحجت وبرہان سے غالب ہونا۔ اور ہزیمت ومغلوبیت مخالفین سے انکا بحث ودلایل سے عاجز آنا مراد ہے۔

اور مولف کو بلفظ یا عیسیٰ مخاطب کرنے سے یہہ مراد نہین ہے کہ مولف درحقیقت وہ مسیح موعود ہے جسکا اہل اسلام اور عیسائیون (دونو) کو انتظار ہے بلکہ اس سے مراد یہہ ہے کہ مولف حضرت مسیح علیہ السلام سے مشابہ* اور بعض اوصاف مین مماثل ہے سو یہہ مشابہت انکے جسمانی اور سیاست ملکی کے اوصاف مین نہین بلکہ صرف روحانی اور تعلیمی صفت مین

اور مولف کے کپڑون سے بادشاہون کی برکت ڈہونڈنے سے یہہ مراد نہین کہ انکو ظاہری بادشاہت ہوجائیگی اور دوسرے بادشاہ موجودہ وقت خصوصاً انگریز جنکے ظل حمایت وبادشاہت مین مولف رہتا ہے انکے زیر حکومت ہوجائینگے بلکہ اس سے انکی دینی بادشاہی اور روحانی سرداری اور اخروی پیشوائی مراد ہے اس بشارت کی نظیرین حضرت مسیح کی وہ بشارتین ہین جو عیسائیون کے زعم مین عہد عتیق وجدید مین انکی بادشاہت وتسلط کی نسبت وارد+ ہین۔ حالانکہ حضرت مسیح عیسائیون

---

* یہہ تشبیہہ بعینہ ان تشبیہون کی مانند ہے جو عیسائیون کے اعتقاد مین عہد عتیق وجدید مین حضرت مسیح کے حق مین ابراہیم سے (پیدایش ۱۷-۵) آدم سے (روم ۵-۱۴) اسحاق سے (پیدا ۲۲-۱و۲) پناہ کے شہر سے (گنتی ۳۵-۶) پیتل سے (خر ۲۷-۲۹) پیتل کے حوض سے (خر ۳۰-۱۸) بزغالہ سے (احبار ۱۶-۳۰) وغیرہ وغیرہ سے وارد ہیں جنسے کوئی مسلمان یا عیسائی یہہ سمجہہ نہین سکتا کہ مسیح درحقیقت آدم یا ابراہیم یا پیتل کا حوض یا بزغالہ وغیرہ ہے۔

+ کہ وہ خدا کا تخت نشین ہے (مکاشفات یوحنا ۳-۲۱) وہ داؤد کے تخت پر اور اسکے ملک پر آجے سے لیکے ابد تک بند وبست کریگا۔ (یسعیاہ ۹-۷ وغیرہ) مینے تو اپنے بادشاہ کو کوہ مقدس صیہون پر بٹہلایا ہے (زبور ۲-۶ وغیرہ) اے پہلوان اپنی تلوار کو جو